O

نفس پرستی لے جاتی ہے دُور خدا سے بندے کو
رہ جاتے ہیں کچھ پچھتاوے انساں کے تنگ ہونے کو

لوگ ہمیں مل کر کہتے ہیں تم ویسے کے ویسے ہو
کسے دکھائیں اندر کا دکھ کہ ہم تو ہیں مرنے کو

جس لمحے آ جائیں فرشتے، جس لمحے ہو اذنِ سفر
ہم نے ساماں باندھ لیا ہے، ہم راضی ہیں چلنے کو

https://emad-ahmad.com/

سب کے اپنے اپنے غم ہیں، سب کے اپنے اپنے روگ
کون کِسے کیا سمجھائے اب بھولیں کیسے صدمے کو

کاش کہ غم مٹی ہو جائیں، مٹی سے پھوٹیں خوشیاں
کاش کہ سوچیں رستہ دے دیں بس تھوڑا سا جذبے کو

جس میں تیری یاد کے موتی سیپی سے برآمد ہوں
سالوں سے ہی ڈھونڈ رہے ہیں ہم اک ایسے لمحے کو

خیر و شر کی جنگ میں ہم تو بس میدانِ جنگ رہے
اور ہم کیسے بھولے پن سے نکلے تھے جی لڑنے کو

تُو کہتا تھا ڈوب مریں گے یا اتریں گے پار عماد
اب ہمت ناپید ہے تیری اک چُلّو تک بھرنے کو

https://emad-ahmad.com/